پٹنہ 29 مارچ، بدھ

اردو ڈیجیٹل پیپر

بہار
روزنامہ

کانگریس درپن

سب ایڈیٹر:
پروفیسر غلام اصدق

ایڈیٹر:
ڈاکٹر سنجئے کمار یادو

جس کے آباؤ اجداد نے ملک کے لیے اپنی کروڑوں کی جائیداد قربان کی، اسے گھر خالی کرنے کا نوٹس مل گیا، واہ ہٹلر شاہی واہ!

(کانگریس درپن)(انعم سلطان خان نمائندہ - بہار کانگریس) حال ہی میں نیرو مودی، للت مودی، میہول چوکسی اور گوتم اڈانی کو آواز اٹھانے پر 2 سال قید کی سزا سنائی گئی، راہل گاندھی کو اپیل کا موقع بھی نہیں دیا گیا اور جلد بازی میں ان کی پارلیمنٹ کی رکنیت بھی منسوخ کردی گئی، جس کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس حکومت میں جمہوری اقدار کی کوئی جگہ نہیں، اب راہل گاندھی کو دہلی کی رہائش گاہ خالی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جن کے آباؤ اجداد نے اس ملک کی جمہوریت میں بہت زیادہ حصہ ڈالا ہے، جن کے لیے اس مٹی میں دادی اور باپ کا خون ملا ہوا ہے۔ اس ملک کی یکجہتی اور سالمیت، ان کے ساتھ ایسا سلوک مودی سرکار کی نیت پر سوال اٹھاتا ہے، چند سال قبل راہول جی کی سیکورٹی میں بھی کٹوتی کی گئی تھی لیکن حالیہ واقعات نے جمہوری نظام کو شرمسار کر دیا، نریندر مودی اور بی جے پی نے بے حسی کی حدیں پار کر دیں۔ آیئے آپ کو تاریخ سے متعارف کراتے ہیں - راہل گاندھی کے پردادا اور ملک کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے آزادی کے بعد اپنی ذاتی جائیداد کا 98٪ یعنی 196 کروڑ روپے" بھارت کی عمارت" میں عطیہ کیے تھے۔ نہرو کے والد موتی لال نہرو 30,000 روپے سالانہ ٹیکس ادا کر رہے تھے جب ساورکر 60 روپے کی پنشن کے لیے انگریزوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ دیکھیں آنند بھون، سوراج بھون اور کملا نہرو ہسپتال جسے کملا نہرو میموریل ٹرسٹ چلاتا ہے، الہ آباد کے قلب میں چالیس بیگھوں پر پھیلا ہوا ہے۔ ذرا اندازہ لگائیں کہ بازار میں یہ تینوں کتنے ہزار کروڑ روپے ہوں گے۔ نہرو کو بھی کتابوں کی رائلٹی کی رقم ہر ماہ لاکھوں میں ملتی تھی۔ یہ سب کچھ اس نے الہ آباد کے کملا نہرو میموریل ہسپتال کو عطیہ کیا، بچت کھاتوں میں صرف پچیس ہزار روپے کی معمولی رقم جمع ہوئی! جن کے آباؤ اجداد کے کپڑے اس ملک کے سرکاری عجائب گھر کی زینت ہیں۔ کچھ لوگ اس کی بے دخلی کا جشن منا رہے ہیں؟ وہ ایک بادشاہ کے گھر میں پیدا ہوا ہے لیکن ایک کنٹینر میں بھی رہے گا، ہندوستان کو ملانے کے لیے چار ہزار کلومیٹر پیدل سفر کیا ہے اور پانچ ماہ تک کنٹینر میں رات گزاری ہے۔ اب اہل وطن کو سوچنا ہوگا کہ ملک کس طرف جا رہا ہے، کیا اس ملک میں چوروں، کرپٹوں اور لٹیروں کے خلاف آواز اٹھانا اتنا بڑا جرم بن گیا ہے؟ کیا یہ غلامی کا دور نہیں جہاں صرف اور صرف بادشاہ کا دماغ کام کرے گا!

ایڈیٹر کے قلم سے

ہمارے کانگریس کارکنان

! ہم اپنے تمام اضلاع کے صدر، بلاک صدر اور تمام کارکنان سے گزارش کرتے ہیں کہ کانگریس درپن میں اپنے ضلع اور بلاک سطح کی خبریں بھیجیں، جسے ہم ترجیحات کی بنیاد پر جگہ دیتے ہیں۔ یہاں کوئی بھی چھوٹا یا بڑا نہیں سمجھا جاتا۔ بہار پردیش کانگریس کمیٹی کو ایک طاقتور صدر ملا ہے اور ایسے میں ہم کارکنوں کی جوابدہی ہے کہ کانگریس سے جڑی ہر بات کی اطلاع صدر محترم اور تمام کارکنان تک پہنچائیں۔ کانگریس درپن جو مضبوط ذریعہ ہے۔ آج کے اس ڈیجیٹل دنیا میں کانگریس درپن کی تعمیر، کارکنوں کو مضبوطی حاصل کرنے کی ایک پہل ہے۔ اکبر الہٰ آبادی نے کیا خوب فرمایا ہے۔

کھینچو نہ کمانوں کو نہ تلوار نکالو
جب توپ مقابل ہو تو اخبار نکالو

ڈاکٹر سنجئے یادو

ایڈیٹر مع کانگریس کارکن جہان آباد پارلیمانی حلقہ

بی جے پی حکومت کی آمرانہ اور جابرانہ پالیسیوں کے خلاف جمہوریت بچاؤ مشعل امن مارچ

بی جے پی حکومت کی آمرانہ اور جابرانہ پالیسیوں کے خلاف آج کانگریس، یوتھ کانگریس، کانگریس سیوادل، آئی این ٹی یو سی، این ایس یو آئی کے لیڈروں، کارکنوں نے گیا میں مقامی بابائے قوم مہاتما گاندھی کے مجسمہ کی جگہ سے ٹاور چوک تک ایک پرامن مظاہرہ کیا۔

(کانگریس درپن) بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے ریاستی نمائندہ اور علاقائی ترجمان پروفیسر وجے کمار مٹھو، سابق ایم ایل اے محمد خان علی، ششی کشور شیشو، بابولال پرساد سنگھ، رام پرمود سنگھ، ابھیشیک سریواستو، ادے شنکر پالیت، دامودر گوسوامی، رنجیت کمار سنگھ، امت کمار عرف رنکو سنگھ، شیو کمار چورسیہ، یوتھ کانگریس کے صدر وشال کمار، سنی اجالا، محمد مزمل، دھرم بھوانی سنگھ، ششی کانت سنہا، شراون پاسوان، منیش چوبے، شیام دیو مشرا، آلوک کمار، پروین کمار، اوما کانت گپ وغیرہ شامل تھے۔، رہنماؤں نے کہا کہ بی جے پی حکومت کی آمریت اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے، ملک کی تمام اپوزیشن پارٹیوں کے مسلسل مطالبے کے بعد بھی، اڈانی کیس مہا گھوٹالہ کے جے پی سی کے مطالبے کے بعد بھی ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگ رہی ہے۔ مودی سرکار، سرکار مکمل طور پر مہنگائی کا شکار ہے۔ بے روزگاری، کرپشن پر گونگا بہرا ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ ہندوستان کی جمہوریت کو خون سے پانی دینے والے نہرو خاندان کو ملک دشمن کہا جا رہا ہے، اس کے لیے شکریہ ادا کرتے ہوئے حکومت کو جلد بنگلہ خالی کرنے کے لیے خط لکھا گیا ہے۔ رہنماؤں نے کہا کہ نہرو خاندان جس نے اپنی تمام جائیداد حتیٰ کہ الہ آباد کا آبائی گھر آنند بھون کو عطیہ کر دیا تھا، کو بنگلہ خالی کرنے کا نوٹس جاری کرتے ہوئے 22 اپریل تک کا وقت دیا جا رہا ہے۔ قائدین نے کہا کہ راہل گاندھی کے مسئلہ پر آج پوری اپوزیشن متحد ہے، کانگریس پارٹی شروع سے ہی ملک کے عظیم لوگوں کے مسائل، بہتری اور خوشحالی کے لئے لڑتی رہی ہے، اور ہمیشہ لڑتی رہے گی۔ رہنماؤں نے کہا کہ ملک کے اندھے بھکت شاید بھول گئے ہیں کہ ہتھکڑی والا، ضلعی مسترد شدہ شخص آج ملک کا وزیر داخلہ ہے لیکن وہی لوگ جعلی ہتک عزت کے مقدمے کی سزا کے بعد طرح طرح کی خیالی کیسی پکار رہے ہیں۔ کانگریس پارٹی نے نہ صرف ملک کی تاریخ بلکہ جغرافیہ کو بھی بدلنے کا کام کیا، جس میں قومیانے اور ملک کی آزادی سے غربت کو دور کرنا شامل ہے۔

راہل کی سزا اڈانی گیٹ سے توجہ ہٹانے کی سازش: عبیداللہ ناصر

ہتک عزت کے ایک معاملہ میں سورت کی ایک عدالت نے راہل گاندھی کو دو سال قید اور 25 ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ اس سزا کے بعد لوک سبھا کے اسپیکر نے فوری کارروائی کرتے ہوئے راہل گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت فوری طور سے ختم کردی۔ ادھر اطلاعات کے مطابق اسی برق رفتاری سے الیکشن کمیشن نے راہل گاندھی کے انتخابی حلقہ وائناڈ میں ضمنی الیکشن کرانے کی تیاری شروع کر دی ہے۔ اس معاملہ میں چیف جوڈیشل مجسٹریٹ سے لے کر لوک سبھا کا سکریٹریٹ اور الیکشن کمیشن جو برق رفتاری دکھا رہے ہیں، ویسی ہی برق رفتاری وہ دیگر مقدمات میں دکھاتے تو اس ملک کے غریب عوام کے آنسو پنچھ جاتے۔ اب ذرا اس معاملہ کی ترتیب وار کرونولوجی بھی سمجھ لی جائے۔ 2019 میں کرناٹک کے کولار حلقہ میں ایک انتخابی ریلی کو خطاب کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا تھا کہ نیرو مودی ہوں یا للت مودی یا بینکوں کے اربوں روپے لے کر بھاگ جانے والے دیگر مودی، ان سب کے نام کے آگے مودی ہی کیوں لگا ہوا ہے۔ دراصل راہل گاندھی ان کا تعلق وزیراعظم مودی سے جوڑنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ انتخابی ریلیوں میں خود وزیراعظم نریندر مودی، امت شاہ، یوگی آدتیہ ناتھ اور بی جے پی کے تمام لیڈران کیا کیا بیانات دیتے رہتے ہیں اور ماضی میں انہوں نے کیا کیا نہیں کہا، یہ سب عوام کے ذہنوں میں محفوظ ہے۔ سیاسی بیان بازیوں کو جو معیار ہندوستانی سیاست میں مودی جی کے عروج سے شروع ہوا ہے، اس کے سامنے تو سڑک چھاپ نیتاؤں کے بیان شرمندہ ہو جاتے ہیں لیکن راہل کے اس بیان کو گجرات کے سورت حلقہ کے ایک ممبر اسمبلی جن کے نام کے ساتھ بھی مودی جڑا ہوا ہے، اسے پوری مودی برادری کے لیے توہین آمیز مانتے ہوئے سورت کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں ہتک عزت کا دعویٰ دائر کر دیا۔ اس کے کچھ دنوں بعد ہی خود انہوں نے ہی گجرات ہائی کورٹ میں ایک اپیل دائر کر کے اس مقدمہ پر اگلی کارروائیوں کو موقوف کرا دیا اور فروری 2023 تک یہ مقدمہ زیرالتوا رہا۔ اڈانی گیٹ کا معاملہ سامنے آتے ہی جب راہل گاندھی نے اس معاملہ کو پورے زور شور سے لوک سبھا میں اٹھایا اور اڈانی و مودی کے رشتوں پر سوال کھڑے کرتے ہوئے ان رشتوں کی مودی جی سے وضاحت طلب کی تو پوری مودی سرکار بیک فٹ پر چلی گئی۔ اڈانی گیٹ کو لے کر مودی سرکار کی مصیبتیں کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں، سپریم کورٹ نے بھی اس کے لیے اپنی زیرنگرانی ایک کمیٹی تشکیل کر دی ہے۔ ادھر پورا حزب اختلاف اس معاملہ میں مودی سے سوال پوچھ رہا ہے۔ 10 سال میں شاید پہلی بار ایسا ہو رہا ہے کہ بی جے پی اور مودی سرکار کے ترکش کے سارے تیر اڈانی گیٹ کے معاملہ میں کند ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، ایسے میں لندن میں راہل گاندھی کے بیان کو لے کر بی جے پی نے طومار کھڑا کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بھی زیادہ کامیاب نہیں رہا کیونکہ صداقت سامنے آنے لگی تھی، بس یہاں سورت کے وہ ممبر اسمبلی کھیل میں شامل ہو گئے، انہوں نے ہائی کورٹ میں اس مقدمہ کو موقوف رکھنے کی جو عرضی دی تھی، وہ واپس لے لی اور عدالت سے مقدمہ شروع کرنے کی اجازت لے لی۔ صورت کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ نے ہائی کورٹ کی ہری جھنڈی کے بعد مقدمہ کی سماعت شروع کر دی اور ایک مہینہ کے اندر ہی یہ فیصلہ دے دیا۔ اس مقدمہ میں زیادہ سے زیادہ دو سال کی سزا کا جواز ہے۔ عام طور سے عدالتیں کسی بھی معاملہ میں زیادہ سے زیادہ سزا کی حد تک نہیں جاتی ہیں لیکن یہ معاملہ راہل گاندھی کا تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ سزا سے ایک مہینہ کم کی بھی سزا دیتے تو راہل کی لوک سبھا کی رکنیت نہ جاتی، اس لیے فاضل مجسٹریٹ صاحب نے زیادہ سے زیادہ سزا سنا کے وزیراعظم مودی کے سب سے بڑے، سب سے طاقتور، سب سے مؤثر سیاسی حریف کو لوک سبھا سے باہر ہی نہیں نکلوا دیا، بلکہ آئندہ پارلیمانی انتخابات میں ان کے چناؤ لڑنے کی راہ بھی مسدود کر دی۔ مگر اس سزا کا مثبت پہلو یہ ہے کہ پورا حزب اختلاف اس کے خلاف متحد ہو گیا، سب نے راہل گاندھی کی حمایت شروع کر دی یہاں تک کہ اروند کجریوال اور ممتا بنرجی تک نے راہل کی حمایت میں بیان جاری کرتے ہوئے مودی حکومت کی اس سازش کی مذمت کی ہے۔ راہل گاندھی نے کہا ہے کہ وہ ہندوستان کی آواز کے لیے یہ لڑائی جاری رکھیں گے۔ ایک طرف بی جے پی سرکار اور عدالت اس معاملہ میں برق رفتاری سے کام کر رہی ہے، دوسری جانب اتنے اہم معاملہ میں بھی کانگریس کی لیٹ لطیفی اور کنفیوژن پہلے جیسا ہی ہے۔ جب جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت نے سزا پر عمل درآمد ایک مہینہ کے لیے روک کر راہل کو ہائی کورٹ میں اپیل کرنے کا موقع دیا تھا تو یہ اپیل فوری طور سے کیوں نہیں دائر کر کے اسٹے آرڈر حاصل کیا گیا تھا؟ ادھر مودی جی نے برق رفتاری سے کام کیا، پانچ منٹ کے لیے لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا سے ان کے چیمبر میں ملاقات کی اور اس کے بعد انہوں نے فوری طور سے راہل کی رکنیت خارج کرنے کا فرمان جاری کر دیا۔ کانگریس کے پاس اچھے تجربہ کار وکیلوں کی پوری فوج ہے مگر سب پورس کے ہاتھی بنے ہوئے ہیں۔ کانگریس کا شعبہ قانون کیا کر رہا ہے، وہ بھی بس سفید ہاتھی بنا ہوا ہے۔ وزیراعظم مودی سے لے کر معمولی کارکن بھی روز کانگریس کے لیڈروں خاص کر نہرو گاندھی کے خلاف بیہودہ بیان بازی کرتے رہتے ہیں لیکن کوئی ان پر مجرمانہ ہتک عزت کا مقدمہ نہیں کرتا، یہ مردنی ہی کانگریس کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ راہل کو چھوڑ کسی میں لڑنے کا مادہ ہی نہیں دکھائی دیتا اور اکیلا راہل کس کس محاذ پر لڑے؟ حقیقت یہ ہے کہ بھارت جوڑو یاترا کے بعد راہل گاندھی کی مقبولیت میں جو اضافہ ہوا ہے اور ملک کے سماجی تانے بانے، معاشی حالات، آئینی جمہوریت کو درپیش خطروں اور غیر محفوظ سرحدوں خاص کر چین کی حرکتوں اور اس پر مودی حکومت کی خاموشی کو لے کر عوام کی سوچ میں تبدیلی کی رپورٹوں سے حکمرانوں کی نیندیں اڑی ہوئی تھیں۔ شامت اعمال ہنڈن برگ کی رپورٹ نے مودی سرکار کو چاروں خانہ چت کر دیا۔ اڈانی اور مودی کے رشتوں کو لے کر لوک سبھا میں راہل گاندھی کے سوالات نے حکومت کی چولیں ہلا دیں، ان کی تقریر کے زیادہ تر حصہ کو کارروائی سے نکال دیا گیا لیکن یہ ایک بچکانہ حرکت تھی کیونکہ راہل نے جو کچھ کہا، وہ سب عوام تک پہنچ گیا، اب اسے عوام کے ذہنوں سے نکالنے کا ایک ہی راستہ بچا تھا کہ کچھ ایسا کر دیا جائے کہ عوام اور اپوزیشن کی توجہ اڈانی گیٹ اور مودی اڈانی رشتوں سے ہٹ کر کسی اور طرف منتقل ہو جائے، راہل کے خلاف یہ کارروائی اسی حکمت عملی کا حصہ ہے۔ بیشک راہل گاندھی کو دی جانے والی یہ سزا ایک سنگین مسئلہ ہے لیکن سیاسی دور اندیشی اور حکمت عملی کا تقاضہ ہے کہ کانگریس اور اپوزیشن کی دوسری پارٹیاں اڈانی گیٹ سے توجہ نہ ہٹائیں اور مودی اڈانی رشتوں کو زور شور سے اجاگر کرتے ہوئے جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی سے اس کی جانچ کی مانگ پر اٹل رہیں۔ مودی سرکار نے اپوزیشن کو متحد ہونے کا موقع فراہم کر دیا ہے، یہ کانگریس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے ایک مضبوط محاذ بنا دے،

یہی مودی سرکار کے خاتمہ کی ابتدا ہوسکتی ہے۔یہاں یہ یاد دلانا دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا کہ راہل گاندھی نے اپنے لیے، اعظم خان اور ان کے بیٹے عبداللہ اور ان جیسے نہ جانے کتنے عوامی نمائندوں کے ماضی، حال اور مستقبل کے لیے یہ مشکلات خود کھڑی کی ہیں۔سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ قدرتی انصاف کے خلاف ہے کہ ٹرائل کورٹ سے 2 سال کی سزا ملتے ہی کسی عوامی نمائندہ کی رکنیت ختم ہوجائے گی اور وہ اگلے 6 برس تک چناؤ بھی نہیں لڑسکے گا جبکہ قاتل، دہشت گرد اور دوسرے مجرموں کی سزا پر سپریم کورٹ کے حتمی فیصلہ کے بعد ہی عمل ہوتا ہے۔سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کی اس خامی کو دور کرنے کے لیے منموہن سنگھ کی سرکار نے ایک آرڈیننس جاری کیا تھا جسے راہل گاندھی نے پریس کانفرنس میں پھاڑ کے پھینک دیا تھا۔ یہ ایک غیر قانونی، غیر آئینی، بچکانہ اور احمقانہ حرکت تھی۔ کہا جاتا ہے کہ راہل کی اس حرکت سے منموہن سنگھ اتنے ناراض اور دکھی تھے کہ غیر ملکی دورے سے واپس آتے ہی انہوں نے سونیا گاندھی سے ملاقات کر کے مستعفی ہونے کی پیش کش کردی تھی مگر سونیا گاندھی نے انہیں سمجھا بجھا کر اس سے باز رکھا تھا۔سپریم کورٹ کے اس فیصلہ سے لالو یادو، مرحوم قاضی رشید مسعود انتخابی سیاست سے باہر ہو گئے تھے، جس کا اصل نقصان کانگریس کو ہی اٹھانا پڑا تھا۔سپریم کورٹ کا یہ فیصلہ قدرتی انصاف اور تین مرحلوں کی عدلیہ ٹرائل کورٹ، ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے نظریہ کا ہی منافی ہے، اس پر نظر ثانی ضروری ہے۔(مضمون نگار سینئر صحافی و سیاسی تجزیہ نگار ہیں obaidnasir@yahoo.com)

لگے گی آگ تو آئینگے گھر کئی زد میں : شعیب رضا فاطمی

(کانگریس درپن) راہل گاندھی اور نریندر مودی کا نام اگر آج ٹاپ ٹرینڈ پر ہے تو اس کی وجہ آپ سب جانتے ہیں، اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ راہل گاندھی بھی اس ملک میں غیر مقبول نہیں ہیں۔ یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ نریندر مودی کو آج بھی ملک کے عام لوگ اگر پسند کرتے ہیں تو اس کی سب سے بڑی وجہ ان کی ملک کے ایک خاص طبقہ سے نفرت ہے اور وہ اپنے عمل سے یہ وضاحت بھی کرتے ہیں کہ وہ ویسے ہی ہیں۔ جبکہ راہل گاندھی سے بھی وہی لوگ نفرت کرتے ہیں جو لوگ مودی جی سے محبت کرتے ہیں اور ان کی مجموعی آبادی پورے ملک میں تیس فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔لیکن نفرت اور بغض و حسد کے نمائندوں کو اپنا ہیرو تسلیم کرنے والے لوگ بھی اس ملک میں نئے نہیں ہیں اور نہ ہی نریندر مودی یکا یک آسمان سے ٹپکے ہیں اور راتوں رات ان کے رویہ میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے اور ان کی دو چار سینگیں نکل آئی ہیں جو آج یہ واویلا مچا ہوا ہے۔غیر آئینی کام کرنے کا الزام ان پر لگایا جا رہا ہے جن کو مینڈٹ ہی اسی غیر آئینی کام کرنے کی وجہ سے ملا ہے۔کیا یہ سچ نہیں ہے کہ بی جے پی جو آر ایس ایس کی سیاسی شاخ ہے اس کی بنیاد ہی آئین مخالفت کے لئے پڑی ہے، ترنگا کی مخالفت ان کا سدھانت ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو مسلسل اس ملک کے سب سے کامیاب سیاسی لیڈر، سوشل انجینئر، بیرسٹر، مہاتما گاندھی کے قاتلوں کو اپنا ہیرو مانتے ہیں۔کیا اس بات سے آپ کو انکار ہے کہ بابری مسجد رام جنم بھومی تنازعہ کو ہوا دے کر یا یہ کہیں کہ پال کر ان لوگوں نے 1992 میں اس کا نتیجہ حاصل کیا، کیونکہ 1949 میں بابری مسجد کے اندر مورتی رکھنے والے بھی اسی قبیلے کے لوگ تھے، اور یہ ساری حرکتیں آئین مخالف تھیں، اور پھر اسی رام مندر کی گرد میں چھپا ہوا گودھرا ٹرین حادثہ کی سازش ہے جس سازش کا سراغ آج تک نہیں لگ سکا جبکہ اس کے بعد گجرات میں کم و بیش دس ہزار مسلمان مرد عورتیں اور بچے کاٹ ڈالے گئے۔کیا نریندر مودی اس وقت ساری دنیا کے سامنے اپنی تمام تر آئین مخالف سرگرمیوں کے ساتھ نہیں کھڑے تھے؟ اس وقت بھی نہیں جب باجپائی حکومت ختم ہوئی اور منموہن سنگھ کی سرکار نہ صرف بنی بلکہ دس سال چلی بھی۔لیکن مودی جو اس وقت تک آئین و قانون مخالفت کا ایک ٹول بن چکا تھا اس تک کسی قانون کا ہاتھ نہیں پہنچا اور وہ قوی سے قوی تر ہوتا گیا یہاں تک کہ اس نے دہلی کا رخ کیا اور دہلی کو فتح بھی کر لیا۔ملک کے لوگوں کے ساتھ تمام اپوزیشن پارٹی کے لوگ آج بھی غلط فہمی کا شکار ہیں کہ مودی کسی جمہوری آئین کے ذریعہ منتخب ہو کر آئے ہیں۔اگر ایسا ہوتا تو پھر اڈوانی نریندر مودی سے بڑے ہردے سمراٹ تھے، مودی کی جگہ اڈوانی وزیر اعظم ہوسکتے تھے۔لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ مودی کے ساتھ گجرات میں مسلمانوں کے قتل عام کا سرٹیفکیٹ تھا اور اڈانی اور امبانی جیسے سیٹھوں کا پیسہ جو اڈوانی کے پاس نہیں تھا، اور یہ دونوں اعزاز جو انہیں حاصل تھا غیر قانونی بھی اور غیر آئینی بھی تھا۔کیونکہ ان دھنا سیٹھوں کا پیسہ ہی تھا جس کے بل پر بھارت کی انتخابی تاریخ کا پورا منظر نامہ تبدیل ہو گیا اور انتخابی ریلیوں کی جگہ ایونٹ مینجمنٹ نے لے لیا جس میں بھیڑ اپنے نیتاؤں کو دیکھنے اور سننے نہیں آتی بلکہ روز کی مزدوری کرنے کے لئے لائے جاتے ہیں۔ٹھیک اسی طرح جیسے فلم اور سیریل کی شوٹنگ کے لئے کراوڈ کے سپلائر سے فلم پروڈکشن کے ذمہ دار اپنی ضرورت کے مطابق کراوڈ کا انتظام کراتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا، عدالت بھی آنکھوں پر پٹی باندھے رہی اور حزب اختلاف نے یہ سمجھا کہ چلو اقتدار میں رہتے رہتے تھک چکے ہیں سو ایک بار ان لوگوں کو بھی آزما لیتے ہیں، اور پھر ان لوگوں کی اپنی آزمائش جو شروع ہوئی تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔ راہل گاندھی کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ ابھی چند ماہ پہلے رام پور کے سماجوادی پارٹی کے ایم پی اعظم خان کے ساتھ جو ہوا تھا اس سے کیسے الگ ہے؟ رام پور میں تو باضابطہ انتخاب کے دن الیکشن کمیشن نے مسلمان ووٹرس کو ووٹ دینے نہیں دیا لیکن نہ کوئی شور شرابہ ہوا اور نہ جمہوریت کی دہائی دی گئی۔خود سماج وادی پارٹی کے سیکولر اور تعلیم یافتہ نوجوان نیتا اکھلیش کمار یادو جی بھی سب کچھ ہوتا دیکھتے رہے۔رام پور کے ایم پی کے ساتھ جو کچھ ہوا اور ہو رہا ہے اتنا برا تو ابھی راہل گاندھی کے ساتھ ہوا بھی نہیں ہے، لیکن لوگ کیوں نہیں بولے اسے بھی سب جانتے ہیں۔وہ کمیونٹی تو ضرور جانتی ہے جس کمیونٹی سے اعظم خان کا تعلق ہے۔نریندر مودی اینڈ کمپنی نے ملک کے تمام زرداروں کو خرید کر زر پرستوں اور زر پسندوں میں تقسیم کرنے اور ان سے ان کی سروس کے دوران اپنے حق میں کام کرنے کا زبانی ایگریمنٹ کروا چکی ہے، اور جو اس ایگریمنٹ کے لئے تیار نہیں ان کے لئے ای ڈی اور آئی بی جیسی ایجنسیاں مالش کرنے کے لئے موجود ہیں۔کل ملا کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ مودی تو صرف ایک بدنام نام ہے ورنہ اس پردہ زنگاری کے پیچھے ایک پورا نظام کام کر رہا ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ مفاد پرست حزب اختلاف کا جماوڑہ کانگریس کے ساتھ دیر تک اور دور تک چل پائے گا۔راہل گاندھی کی محنت اور لگن سے تو ضرور یہ لگتا ہے کہ کچھ بات ضرور ہے بندے میں اور آج راج گھاٹ پر پرینکا بھی اپنے اصل کردار میں سامنے آ گئیں۔کاش! ملک کے لوگ خواب غفلت سے باہر نکل آئیں اور لٹتی پٹتی جمہوریت کو بچا لیں۔

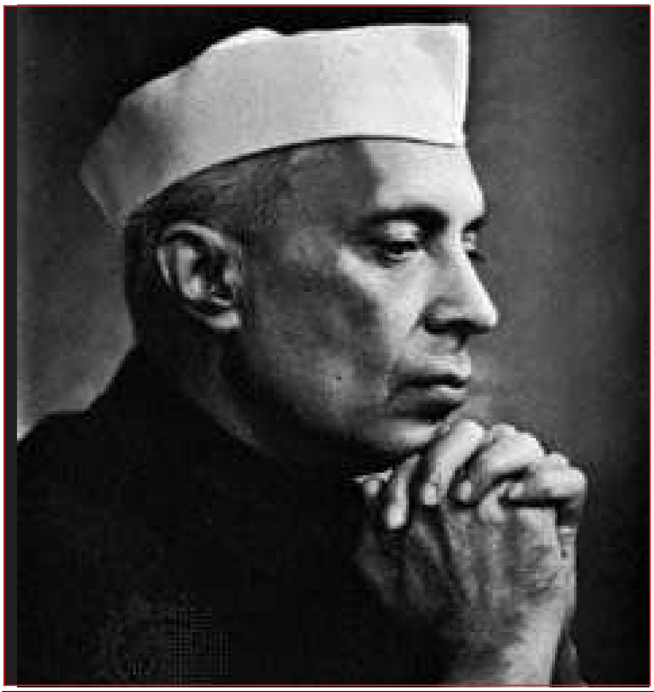

پنڈت نہرو آزادی کے بعد، نہرو نے اپنی ذاتی دولت کا 98%،
یعنی 196 کروڑ روپے بھارت تعمیر میں عطیہ کیے تھے

(کانگریس درپن) پنڈت نہرو آزادی کے بعد، نہرو نے اپنی ذاتی دولت کا 98%، یعنی 196 کروڑ روپے بھارت تعمیر" میں عطیہ کیے تھے۔ جب ساورکر 60 روپے کی پنشن کے لیے انگریزوں کے پاس جاتے تھے تو موتی لال نہرو 30 ہزار روپے سالانہ ٹیکس ادا کرتے تھے۔ دیکھیں آنند بھون، سوراج بھون اور کملا نہرو ہسپتال جو کملا نہرو میموریل ٹرسٹ کے زیر انتظام الہ آباد کے قلب میں 40 بیگھوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ذرا اندازہ لگائیں کہ بازار میں یہ تینوں کتنے ہزار کروڑ روپے کے ہوں گے۔ راہل کی دادی اندرا گاندھی نے 16 نومبر 1969 کو آنند بھون سمیت باقی تمام آبائی جائیدادیں قوم کو وقف کر دیں۔ ان سب کو چھوڑیں، جس کے گھر سے تین ٹریلین ڈالر کی معیشت چل رہی تھی، کس کی ماں سے ملنے کے لیے مکیش امبانی کو ساؤتھ بلاک میں رجسٹر بھرنا پڑا، ملاقات کا وقت بک کرنا پڑا۔ جن کے والد اور نانا نے ملک کے لیے شہادتیں دی ہیں۔ جن کے آباؤ اجداد کے کپڑے اس ملک کے سرکاری عجائب گھر کی زینت ہیں۔ کچھ لوگ اس کی بے دخلی کا جشن منا رہے ہیں؟ وہ بادشاہ کے گھر میں پیدا ہوا ہے لیکن وہ کنٹینر میں بھی رہے گا۔ سوچو ملک کدھر جا رہا ہے؟

کھگڑیا ضلع کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام ضلع صدر مسٹر کمار بھانو پرتاپ کی قیادت میں مہاتما گاندھی کے مجسمہ کے قریب احتجاج کا مظاہرہ کرتے ہوئے

(کانگریس درپن) آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے زیر اہتمام کھگڑیا ضلع کانگریس کمیٹی نے ضلع صدر مسٹر کمار بھانو پرتاپ عرف گڈو پاسوان کی قیادت میں مہاتما گاندھی کے مجسمہ کے قریب، باپو نگر بلوہی کھگڑیا میں پرامن ستیہ گرہ اور مودی حکومت کی جابرانہ پالیسیوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ جس میں کانگریس قائدین اور کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ میٹنگ میں موجود ضلعی صدر گڈو پاسوان نے کہا کہ مرکز کی مودی حکومت نے جس سازش کے تحت سرکاری مشینری کا غلط استعمال کرتے ہوئے راہل گاندھی کی پارلیمنٹ کی رکنیت ختم کی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حکومت اپوزیشن کو مکمل طور پر ختم کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ نہیں کی گئی بلکہ بھارتی جمہوریت کا سرکاری طور پر گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ حالیہ دنوں میں بھارت جوڑو یاترا کی وجہ سے راہل گاندھی کی مقبولیت میں کافی اضافہ ہوا ہے، جس کے بارے میں مودی سرکار ڈھیٹ ہو گئی ہے، اور پوری طرح سے خوفزدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت اپوزیشن کی آواز کو مکمل طور پر دبانا چاہتی ہے، جس کی وجہ سے پوری جمہوریت خطرے میں ہے۔

یوتھ کانگریس آفس موہن پور سے ایک احتجاجی مارچ نکالا گیا

(کانگریس درپن) سمستی پور ڈسٹرکٹ یوتھ کانگریس کمیٹی نے یوتھ کانگریس آفس موہن پور سے ایک مارچ نکالا گیا جو کرانتی ہوٹل ہوتے ہوئے امبیڈکر چوک پہنچ کر جلسہ عام میں تبدیل ہونے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کا پتلا جلایا گیا۔ جس کی صدارت یوتھ کانگریس کے اخلاق الرحمن صدیقی نے کی۔ اس موقع پر مسٹر اخلاق الرحمن صدیقی نے کہا کہ جس طرح سورت کی عدالت نے مسٹر راہل گاندھی کو 23 مارچ کو جھوٹا ہتک عزت کا مقدمہ درج کرنے کے بعد دو سال قید کی سزا سنائی تھی، اسی دن راہل گاندھی کو ضمانت دی گئی تھی۔ اور 24 مارچ کو پارلیمنٹ سے راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی سازش ہو رہی ہے۔ اگر نچلی عدالت کسی کو سزا سناتی ہے تو اسے اعلیٰ عدالت میں جانے کے لیے 30 دن کا وقت دیا جاتا ہے۔ جو وقت انہیں نہیں دیا گیا۔ اور اچانک ان کی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ یہ سب غلط ہے، یہ جمہوریت کا قتل ہے، اگر راہل گاندھی نے جے پی سی سے اڈانی کے 20000 ہزار کروڑ کے گھوٹالے کی تحقیقات کا مطالبہ نہ کیا ہوتا تو وہ اپنی رکنیت سے محروم نہ ہوتے۔ یہ کہیں نہ کہیں مودی حکومت اڈانی کو بچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر آپ ٹھیک کہتے ہیں تو جے پی سی سے تحقیقات کرائیں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا، اپوزیشن جماعتیں جو بھی اس حکومت کے خلاف آواز اٹھائیں گی ان کو اسی کیس میں پھنسا کر جیل بھیج دیا جائے گا۔ راہل گاندھی کی رکنیت واپس لیں، یوتھ کانگریس سڑک سے پارلیمنٹ تک لڑنے کے لیے کام کرے گی۔ اس موقع پر راجن ٹھاکر سمستی پور اسمبلی کے اسپیکر منیش کمار، سشیل کمار رائے، پنکو پاسوان ڈومن رائے، برجیش یادو، بالمکند سنجے رائے، گڈو کمار، نوشاد، محمد ارباض، سدھیر گپتا، سریندر پاسوان وغیرہ موجود تھے۔

بی جے پی کے ہتھکنڈوں سے راہل گاندھی ڈرنے والے نہیں ''راہل گاندھی سے معافی مانگو''

(کانگریس درپن) بی جے پی کے ہتھکنڈوں سے راہل گاندھی ڈرنے والے نہیں'' راہل گاندھی سے معافی مانگو'' کے نعرے کے ساتھ بی جے پی ایوان کو کام کرنے سے روکتی رہی ہے۔ اس کے پیچھے سچائی صرف اڈانی معاملے پر بحث کو روکنا یا جے پی سی کی تشکیل کو روکنا نہیں ہے، ان کا مقصد راہل گاندھی کو عام کرنا ہے۔ جو مقبول ہو رہا ہے اسے داغدار کرنا ہو گا، تاکہ 2024 کے انتخابات میں ایک بار پھر اسکور کر سکے۔ بی جے پی جانتی ہے کہ راہل گاندھی نے کیمبرج یونیورسٹی میں اور میڈیا کے سامنے ایسی کوئی بات نہیں کہی، جو ملک دشمن ہو۔ وہ یہ بھی جانتی ہے کہ پی ایم کے کام کرنے کے انداز یا ملک کی سرزمین پر کام کرنے یا غیر ملکی سرزمین پر تنقید اور جمہوری اقدار پر تنقید قوم کی مخالفت نہیں ہے وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ آج کے الیکٹرانکس اور ٹیکنالوجی کے دور میں ملک میں یا بیرون ملک جہاں بھی بولا جائے گا پلک جھپکتے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پھیل جائے گا۔ راہل گاندھی کی ''بھارت جوڑو یاترا'' سے ملک میں بڑھتی ہوئی شبیہ اور اس کے بعد ان کی سرگرمی سے بی جے پی گھبرانے لگی ہے۔ اسے 2024 میں خطرہ نظر آنے لگا ہے۔ وہ یہ بھی جانتی ہے کہ ایوان میں اپوزیشن کو بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ اڈانی معاملے پر جے پی سی کی طرف سے اگر موقع ملتا ہے اور انکوائری ہوتی ہے تو اڈانی کے کالے کرتوتوں میں وزیر اعظم کے ملوث ہونے کا پردہ فاش ہو جائے گا اور 2024 سے پہلے وزیر اعظم کو استعفیٰ دینا پڑے گا، یہی وجہ ہے کہ حکمراں جماعت کو اس مسئلہ پر کارروائی سے روک رہا ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ حالیہ دنوں میں ملک میں جمہوریت کمزور ہوئی ہے،

جمہوری ڈھانچہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے لگا ہے۔ جمہوری ادارے دباؤ میں آ کر کام کر رہے ہیں، آزادی اظہار پر قدغن لگائی جا رہی ہے، آئینی ادارے بھی دباؤ میں آ گئے ہیں، سپریم کورٹ کے چار ججوں نے میڈیا کے سامنے بیانات دیے ہیں کہ جمہوریت خطرے میں ہے، اسے بچانے کے لیے اہل وطن آگے آئیں۔ اس میں ایوان میں اپوزیشن جماعتوں کی آواز کو دبانا، راہل گاندھی کو ایوان میں بولنے سے روکنا، بولتے ہوئے ان کے مائیک کی آواز بند کرنا، عدالت کی طرف سے دی گئی سزا کو روکنا، اس کے باوجود لوک سبھا کی رکنیت منسوخ کرنا۔ راہل گاندھی کا بلا تاخیر اور سرکاری رہائش گاہ خالی کرنے کا نوٹس بھیجنا وغیرہ وغیرہ۔ بی جے پی کبھی بھی قومی مفاد پر اتنا زور نہیں دیتی جتنا پارٹی مفاد پر ہے۔ بی جے پی تقریباً نو سال (2014) سے اقتدار میں ہے لیکن نو سالوں میں اس نے ملک کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ایک بھی منصوبہ نہیں دیا۔ سوائے

اسکیموں کے نام بدلنے کے، روزگار کے مواقع پیدا نہیں ہوئے، مہنگائی بڑھی ہے، سرکاری ادارے پرائیویٹ ہاتھوں میں بک رہے ہیں، کچھ کمپنیاں بھی بیچی جا رہی ہیں اور کچھ بند ہو رہی ہیں، ڈس انویسٹمنٹ اور سرمایہ کاری دور دور تک نظر نہیں آتی۔ الیکشن سے پہلے کیے گئے وعدے- بیرون ملک سے کالا دھن واپس لانا، ہر ایک کے کھاتے میں 15 لاکھ روپے ڈالنا، 100 سمارٹ سٹی بنانا، ہر سال 2 کروڑ لوگوں کو روزگار دینا، مہنگائی میں کمی، بلٹ ٹرین چلانا، 2022 تک سب کے لیے گھر۔ کیا، ڈیزل- پٹرول اور گھریلو گیس کی قیمتوں میں کمی، کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنا، لوک پال بحال کرنا وغیرہ کھوکھلے ثابت ہوئے ہیں۔ یعنی سب کا ساتھ سب کا وکاس کا نعرہ ایک جملہ بن گیا، ریزرو بینک سے ریزرو فنڈز واپس لینا، اب تک کے سب سے زیادہ غیر ملکی قرضوں کے بوجھ تلے دب کر غربت کی حالت میں مجبور 80 کروڑ لوگوں کو مفت اناج دینا۔ اور فاقہ کشی ان کی ترقی کا راز کھول رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں ورلڈ ہنگر انڈیکس کے مطابق ہندوستان بنگلہ دیش، سری لنکا اور صومالیہ کو پیچھے چھوڑ کر 103 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے اور خوش ممالک کی فہرست میں 139 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ یا نہیں، البتہ بی جے پی نے ترقی کی ہے، اربوں روپے خرچ کر کے زمین خریدی ہے، ملک کے 515 اضلاع میں پارٹی کے دفاتر بنائے ہیں اور دہلی میں نو سو کروڑ کی لاگت سے سات منزلہ بڑا اور عظیم الشان قومی دفتر بنایا ہے۔ بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ کا نعرہ دے کر حکومت نے بچیوں کی ترقی اور خواتین کے احترام کے لیے عصمت دری، جنسی استحصال، اغوا وغیرہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کو بے نقاب کیا ہے، بیٹیاں اور عورتیں خود کو غیر محفوظ محسوس کرنے لگی ہیں۔ عوام بہت پریشان ہے، اس کے باوجود بی جے پی اور حکومت 'اچھے دن' کے انتظار میں ہے۔ یہ صرف موجودہ دور میں بی جے پی کا کام کرنے کا انداز نہیں ہے، انگریزوں کے دور (بی جے پی کے آباؤ اجداد) میں بھی ایسا ہی تھا۔ ان کی پالیسی ہندوستانیوں کو شامل ہونے کی دعوت دیتی ہے، جدوجہد آزادی اور دیگر تحریکوں کی مخالفت کرتی ہے، بابائے قوم کی طرف سے چلائی جانے والی" برٹش انڈیا چھوڑو" تحریک کی مخالفت کرتی ہے، یہاں تک کہ آزادی کی بھی مخالفت کرتی ہے، تو آج قومی مفاد کیسا ہے؟ اور اس میں مفاد عامہ میں کام کرے گا ؟ اس وقت راہل گاندھی کی مثبت سرگرمی کی وجہ سے بی جے پی حکومت کی غلط حرکتیں کھل کر سامنے آنے لگی ہیں، جس کی وجہ سے بی جے پی حکومت خوفزدہ ہوگئی ہے اور راہل گاندھی کو راستے سے ہٹانا چاہتی ہے، کیونکہ وہ بی جے پی سے ڈرنے والی نہیں ہے۔ سزا پر پابندی کے باوجود ان کی لوک سبھا کی رکنیت جلد بازی میں ختم کر دی گئی اور انہیں ایک سادہ کیس میں زیادہ سے زیادہ سزا دی گئی جسے ہدایات کے ساتھ برخاست کیا جا سکتا تھا۔ کہ وہ ساورکر نہیں، گاندھی ہیں۔ حکومت کی وحشت کی پالیسیوں سے ہم نہیں ڈرتے، ہم جمہوریت کو بچانے کے لیے ایک مثبت اور اخلاقی جنگ لڑتے رہیں گے۔

بی جے پی جمہوریت جنازہ نکال رہی ہے: پربھاکر جھا

(کانگریس درپن) نوادہ ضلع یوتھ کانگریس کے صدر ارشاد انصاری کی صدارت میں کانگریس کے سابق قومی صدر راہل گاندھی کی پارلیمنٹ سے منسوخی کے خلاف اندرا چوک سے ملک کے آمروزیر اعظم نریندر مودی کا پتلا نکالا گیا بعدہ پتلہ نذر آتش کیا گیا۔ نوادہ لوک سبھا یوتھ کانگریس کے سابق صدر اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سبکدوش کوآرڈینیٹر پربھاکر جھا نے جو اس پروگرام میں موجود تھے، کہا کہ راہل گاندھی نے یہ سوال اٹھایا کہ شیل کمپنی کے ذریعہ اڈانی گروپ میں 000,20 کروڑ روپئے کی سرمایہ کاری کس پر کی گئی۔ نریندر مودی جی اور اڈانی جی کا کیا رشتہ ہے؟ بی جے پی کا نقاب بے نقاب ہوگیا جس کی وجہ سے بی جے پی برہم ہوگئی اور جمہوریت کو تباہ کرنے کے لیے سورت کی عدالت سے 30 دن کا وقت ملنے کے باوجود راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ کردی لیکن راہل گاندھی بی جے پی سے نہیں ڈرتے اور آمروزیر اعظم سے سوال اٹھاتے رہیں گے۔ مسٹر جھا نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ کر کے بزدلی کا مظاہرہ کیا ہے۔ نوادہ ضلع یوتھ کانگریس کے سابق کارگزار صدر وشواجیت بھارتی نے کہا کہ ملک میں بے روزگاری اور مہنگائی اپنے عروج پر ہے لیکن بی جے پی کی جوئیں نہیں رینگ رہی ہیں۔ بلکہ نریندر مودی جی کی حکومت اپوزیشن لیڈروں کی آواز کو دبانا چاہتی ہے جو مفاد عامہ میں سوال اٹھاتے ہیں۔ کانگریس کے سینئر لیڈر بلیرام سنگھ نے کہا کہ نریندر مودی کی حکومت کسانوں کے مسائل کو نظر انداز کر کے سرمایہ داروں کی مدد کر رہی ہے۔ پتلہ جلوس پروگرام میں وشواجیت بھارتی، سنگھ، منوج کمار، مہیش کمار سنگھ، وجے کمار تلک تیواری، ورون تیواری، یوپی سردار، کنال، ابھیشیک کمار، ٹنکو، روی، سوجیت سمیت سینکڑوں نوجوان موجود تھے۔

آمرانہ حکومت کو عوام جلد جواب دے گی: لال جی ڈیسائی

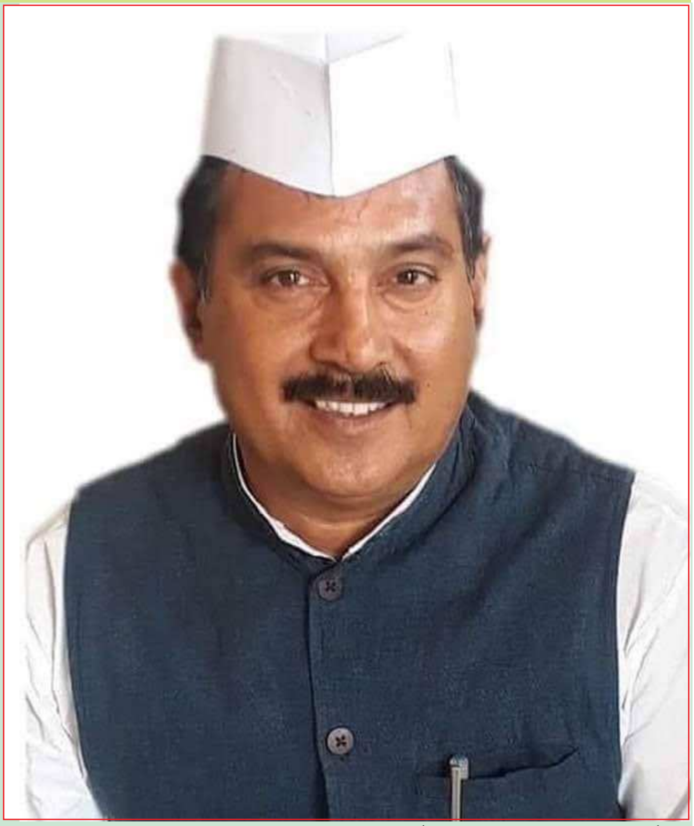

(کانگریس درپن) آل انڈیا کانگریس سیوا دل کے صدر شری لال جی دیسائی کے الفاظ سچائی کو پریشان کیا جا سکتا ہے، لیکن شکست نہیں دی جا سکتی” شری دیسائی نے کہا کہ موجودہ وقت کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو صبر اور حوصلے کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت تمام مشکلات کو دور کر دیتی ہے۔ بدعنوان کو چور کہہ کر، او بی سی کی توہین کی جا رہی ہے، مہنگائی کو چڑیل کہہ کر اسے عورت مخالف کہا جا رہا ہے۔ جلد بے روزگاری کی کسی بھی ذات کو ہٹا کر اس کی توہین کی بات کریں، ملک کے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ آمرانہ حکومت جمہوریت کو اس حد تک پھاڑ رہی ہے کہ ایسا لگتا ہے۔ وہ خود جمہوریت کو تباہ کرنے کے حق میں ہیں۔ یہ آمرانہ حکومت ملک کی جمہوریت کا مذاق اڑا رہی ہے۔ کانگریس سیوا دل کے کارکنوں نے دہلی کے لال قلعہ پر ایک جلوس نکالنا تھا۔ لیکن اس ملک کی آمرانہ حکومت کی پولیس نے چاروں طرف رکاوٹیں کھڑی کر رکھی ہیں، اور کانگریسی کارکنوں کو زبردستی اٹھا کر لے جا رہی ہے۔ اس پر بربریت اپنائی جا رہی ہے۔ لیکن کانگریس سیوا دل حکومت کے خلاف آواز اٹھا رہی ہے۔ وہ دہلی لال قلعہ سے مشعل بردار جلوس کے ساتھ اپیل کر رہے ہیں کہ ملک میں کوئی بھی آمرانہ حکومت نہیں چل سکتی اور نہ ہی کانگریس سیوا دل اس آمرانہ حکومت کو اپنے آمرانہ فرمانوں پر چلنے کی اجازت دے گی۔

مودی اڈانی بھائی بھائی
ملک بیچ کر کھائی کھائی

اپیل

پیارے دوستو،

*تاریخ 29/03/2023 بروز بدھ صبح 11:00 بجے، انڈین نیشنل کانگریس کی قومی ترجمان محترمہ الکالامباجی مرکز کی بی جے پی حکومت کے اشارے پر ہمارے لیڈر مسٹر راہل گاندھی کی رکنیت ختم کرنے کے معاملے میں وہ مظفر پور کے تلک میدان میں واقع ضلع کانگریس کے دفتر میں پریس کانفرنس کرنے جا رہی ہیں۔ آپ تمام سینئر کانگریس لیڈران، ریاستی نمائندوں، ضلع کانگریس کے معزز عہدیداران، تمام سیلوں کے صدور، تمام بلاکس کے صدور اور معزز کارکنوں سے گزارش ہے کہ براہ کرم صبح 11:00 بجے ضلع کانگریس دفتر تلک میدان تشریف لائیں!

نیک تمنائیں
اروند کمار مکل
صدر ضلع کانگریس کمیٹی مظفر پور

آر ایس ایس کا نظریہ ملک کے لیے خطرناک ہے: راکیش رانا

نیوٹہری میں نریندر مودی حکومت کا پتلہ نذر آتش کیا گیا

(کانگریس درپن) کانگریس کے لوگوں نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سابق قومی صدر راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ کرنے اور ان کی رہائش گاہ خالی کرنے کے حکم کے خلاف ضلع ہیڈکوارٹر نیوٹہری گڑھوال میں نریندر مودی حکومت کا پتلہ جلایا۔ ضلع کانگریس کمیٹی ٹہری گڑھوال کے صدر راکیش رانا نے کہا کہ عام لوگ نریندر مودی حکومت کا اصل چہرہ جان چکے ہیں، اس نے ذات پات، مذہب، مندر، مسجد، ہندو مسلم، بھارت کے نام پر ملک کے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ 2014 میں انہوں نے ہندوستان کے نوجوانوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ہر سال 2 کروڑ بے روزگار نوجوانوں کو روزگار دیں گے، اڈانی کا گھر بھرنے کے لیے عوام کا خون چوس کر ہزاروں کروڑوں کا سرکاری پیسہ اڈانی کو دیا جا رہا ہے۔ راہل گاندھی اس معاملے کو ملک کی پارلیمنٹ میں اور چوراہے پر لگاتار اٹھا رہے ہیں، جس کا خمیازہ انہیں آج بھگتنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی صاف ستھری شبیہ کے لیڈر ہیں، نڈر ہیں۔ ضلع کانگریس کے صدر راکیش رانا نے کہا کہ آج پورا ملک راہل گاندھی کے ساتھ ساتھ بی جے پی کی عوام دشمن پالیسیوں سے تنگ آچکا ہے اور جان گیا ہے کہ نریندر مودی حکومت صنعت کاروں کے گھر بھر رہی ہے اور عام آدمی تڑپ رہا ہے۔ آج سماج کا ہر طبقہ مرکز کی مودی حکومت سے پریشان ہے۔ مذکورہ پروگرام میں ریاستی کانگریس جنرل سکریٹری وجے گنسولہ ریاستی ترجمان شانتی پرساد بھٹ سٹی صدر دیویندر نوتیال ریاستی سکریٹری سید مشرف علی سابق میونسپل صدر وکرم سنگھ پوار چمبا بلاک کانگریس صدر صاحب سنگھ سجوان سٹی صدر شکتی پرساد جوشی ضلع نائب صدر روشن نوتیال خواتین صدر درشن راوت سیوا دل کی صدر آشا راوت، تنیشا راوت، یوتھ کانگریس کے صدر نوین سیموال، نائب صدر بلویر کوہلی، خوشی لال، آئی ٹی اسٹیٹ جنرل سکریٹری مرتضیٰ بیگ وغیرہ کانگریس کے لوگ موجود تھے۔

بہار پردیش کانگریس سیوا دل کے ہمارے بڑے بھائی ڈاکٹر سنجے یادو کے چیف ایگزیکٹو آرگنائزر بننے پر ریاستی صدر محترم ڈاکٹر اکھلیش پرساد سنگھ اور مرکزی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے میں ڈاکٹر سنجے یادو جی کو یہ ذمہ داری سونپے جانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ موصوف کی محنتوں سے کانگریس سیوا دل تنظیم بہار میں مزید مضبوط ہوگی۔ اس کے لیے میں اپنی طرف سے اور بلاک کانگریس کمیٹی کرتھا کی طرف سے ایک بار پھر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

کانگریسی اپنے آپ کو ہندوستان کی جمہوریت کے دفاع میں جھونک دیں

(کانگریس درپن)- 1977-78 میں جنتا پارٹی کی حکومت نے عالمی رہنما اندرا گاندھی سے ان کی لوک سبھا کی رکنیت چھین لی تھی۔ جنتا پارٹی کی حکومت تمام کانگریسیوں کی جیل بھرو مہم سے ملک بھر میں ملنے والی ہمدردی کی لہر سے ہل گئی۔ ایک مہینے کے اندر لوک سبھا میں قرارداد لاکر عظیم لیڈر اندرا گاندھی کی رکنیت بحال کرنی پڑی۔ آج پھر ان کے پوتے راہل گاندھی کی لوک سبھا کی رکنیت چھین لی گئی ہے۔ پھر جنتا پارٹی کی حکومت میں بی جے پی کے سینئر جن سنگھی شامل تھے اور آج اسی جن سنگھ کے بانی رکن ایل کے اڈوانی کے شاگرد نریندر مودی کی حکومت ہے (جس نے گجرات انتخابات کے دوران کھلے پلیٹ فارم سے ان کا نام لیے بغیر راہل گاندھی کو چیلنج کیا تھا کہ اسے جیل میں ڈال دیا جائے میں پارلیمنٹ کی رکنیت چھین لوں گا) اور چند دنوں کے بعد 22 مارچ کو عدالت کے ذریعے انہیں سزا ہوئی، 24 مارچ کو رکنیت ختم ہوئی اور 27 مارچ کو انہیں پارلیمنٹ کی رکنیت منسوخ کر سرکاری بنگلہ خالی کرنے کا نوٹس ملا۔ کانگریس کے ساتھیوں، اگر آپ اور میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے رہ جائیں گے تو پھر موقع نہیں ملے گا۔ اس لیے آنے والے وقت میں ہمیں جھنڈا اٹھانے کے بارے میں بھی سوچنا ہوگا اور ہمیں ستیہ گرہ جیل بھرو تحریک، عدم تشدد تحریک کے ذریعے ہٹلر کی سامراجی حکومت کے خلاف مزاحمت کرتے رہنا ہوگا۔ اس لنک کو آگے بڑھاتے ہوئے... کل مورخہ 29/03/2023 کو صبح 30:11 بجے، مٹھیانی بلاک کے سامنے، مٹھیانی یوتھ کانگریس کے بینر تلے، ایک بار پھر جمہوریت بچاؤ- ملک بچاؤ پروگرام کے تحت، بھرپور مظاہرہ اور جمہوریت کے قاتل پی ایم نریندر مودی کا پتلا جلانے کی تجویز ہے۔ ہمیں اور آپ کو ہندوستان کی جمہوریت کے دفاع میں اپنے آپ کو جھونکنا چاہئے۔

رنجیت کمار

،سربراہ، سابق ضلع سکریٹری، بیگوسرائے

کانگریس کمیٹی وسابق یوتھ صدر میتھیانی

ٹیچرزاور گریجویٹ حلقوں سے گرینڈ الائنس کے امیدواروں کو کانگریس کی مکمل حمایت: ڈاکٹراکھلیش پرسادسنگھ

کانگریس کے ہر کارکن کو گرینڈ الائنس کے امیدواروں کو جتانے کے لیے متحد ہونا چاہیے- ڈاکٹراکھلیش پرسادسنگھ

پٹنہ، منگل، 28 مارچ، 2023 بہار پردیش کانگریس کے صدرڈاکٹراکھلیش پرسادسنگھ نے بہار قانون ساز کونسل کی چارنشستوں پر ہونے والے انتخابات اور ایک نشست پر ہونے والے ضمنی انتخابات کے سلسلے میں پارٹی کے تمام لیڈروں، کارکنوں اور عہدیداروں کو ہدایات جاری کی ہیں۔اتحاد کے امیدواروں کو جیتانے میں شامل ہوں۔اس سلسلے میں جانکاری دیتے ہوئے بہار پردیش کانگریس میڈیا کمیٹی کے چیئرمین راجیش راٹھوڑ نے کہا کہ پارٹی کے ریاستی صدر ڈاکٹراکھلیش پرسادسنگھ نے تمام ایم ایل ایز سابق ایم ایل ایز، ایم ایل سی سابق ایم ایل سی، ایم پی سابق ایم پی اور ممبران اسمبلی کو مطلع کیا ہے ساتھ ہی تنظیم کے تمام ضلعی صدور بشمول تمام سطحی عہدیداروں سے اپیل کی کہ وہ بہار قانون ساز کونسل کی تمام 5 سیٹوں پر عظیم اتحاد کے امیدواروں کو جیتانے کے لیے مرحلہ وار کام شروع کریں۔ انہوں نے کہا کہ گیا گریجویٹ حلقہ سے آر جے ڈی امیدوار پونیت کمار سنگھ، گیا ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے سنجیو شیام سنگھ، کوشی ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے سنجیو کمار سنگھ اور سارن گریجویٹ اور سارن ٹیچر حلقہ سے جے ڈی یو کے ویریندر نارائن سنگھ تمام کانگریسی لیڈران اور کارکنان انتخابات کے دوران یکجہتی کے ساتھ آنند پشکر کو مکمل تعاون دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ گرینڈ الائنس کے تمام امیدواروں کی جیت یقینی ہے۔

صدر چندریکا پرساد یادو جی اور عہدیداروں نے محترم سابق گورنر جناب نکھل کمار نے استقبال کیا

(کانگریس درپن) 28/03/2023 کو سہ پہر 04 بجے سکریہ موڑ پر ضلع کانگریس کمیٹی کے ضلع صدر چندریکا پرساد یادو جی اور عہدیداروں نے محترم سابق گورنر جناب نکھل کمار کا پھولوں کے ہار پہنا کر پرتپاک استقبال کیا۔سابق گورنر سہ پہر 00.03 بجے سوگوار خاندان سے ان کی رہائش گاہ شیرگھاٹی ڈوبھی ہوتے گیا سے نئی ای گودام تک ملاقات کی اور سابق رکن اسمبلی رنجیت سنگھ عرف رنگ باو کی رہائش گاہ پر سوگوار خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا۔ اہل خانہ سے ملاقات کی اور انہیں تسلی دی اور انہیں صبر کی تلقین کی۔انہوں نے کہا کہ رنجیت بابو خود ایک مقبول لیڈر تھے۔اس موقع پر ضلع صدر چندریکا پرساد یادو، یوگل کشور سنگھ، متھلیش سنگھ، گیانیندر کمار شیشو، کملیش چندرونشی، شراون پاسوان، رنجیت سنگھ، ششی کانت سنہا، باولو شرما، محمد خیرالدین، جتیندر یادو وغیرہ موجود تھے۔

پریس کانفرنس کی دعوت تاریخ-

29 مارچ 2023

مقام-صداقت آشرم وقت-

دوپہر 12.00 بجے

محترم! آداب مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور سابق اسمبلی اسپیکر* جناب نانا پٹولے کل 29 مارچ 2023 کو دوپہر 12:00 بجے ریاستی کانگریس ہیڈ کوارٹر صداقت آشرم پٹنہ* میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کریں گے۔ اس موقع پر بہار پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر اور راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر اکھلیش پرسادسنگھ موجود رہیں گے۔آپ تمام صحافی بھائیوں، الیکٹرانک میڈیا اور فوٹوگرافروں کو اس موقع پر دل کی گہرائیوں سے مدعو کیا جاتا ہے۔

آداب

راجیش راٹھور چیئرمین میڈیا

ڈپارٹمنٹ بہار کانگریس

9430438222_